بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم :- جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۸ محرم ۱۳۹۰ھ - ۲۷ امان ۱۳۴۹ ہش - ۲۷ مارچ ۱۹۷۰ء | نمبر ۷۰

اخبارِ احمدیہ

- ربوہ ۲۶ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب توجہ اور التزام سے حضور کی صحت و عافیت کیلئے دعائیں کرتے رہیں ــــ حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت گو پہلے سے بہتر ہے لیکن ابھی گردے کی تکلیف باقی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ؛

- ربوہ ۲۶ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت جسم کی درد، پیٹ میں درد اور شدید ضعف کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین ؛

- مکرم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ کے متعلق تازہ اطلاع ملی ہے کہ آپ ۱۲ امان (مارچ) کو ہسپتال سے گھر واپس پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت میں پہلے کی نسبت نمایاں افاقہ ہے تاہم سہارے کے بغیر ابھی نہیں چل سکتے۔ قارئین کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شبیر احمد۔ وکیل المال اوّل تحریک جدید)

- ربوہ ۲۶ امان۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر آنکھوں کے کامیاب اپریشن کے بعد نظر کا دوبارہ معائنہ کرانے اور نظر کے مطابق عینک لگوانے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور بینائی پورے طور پر بحال ہو جائے۔

- نائیجیریا سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب بخیریت کانو پہنچ گئے ہیں اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پر جماعت کا پہلا سیکنڈری سکول باقاعدہ کھل گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سکول کو تعلیمی میدان میں نمایاں مقام عطا کرے اور اس نئے سکول کے اجراء کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

- گیمبیا (مغربی افریقہ) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے ایک مخلص احمدی دوست LAMIN W.NJIE چند روزہ کی علالت کے بعد یکم فروری ۱۹۷۰ء کو وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت نیک اور فدائی احمدی تھے۔ تبلیغِ اسلام کا بہت جوش رکھتے تھے۔ آٹھ سال تک جماعت کے سیکرٹری تبلیغ رہے۔

احباب جماعت ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں ؛

(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ توبہ کے لئے تین شرائط ہیں

بدوں ان کی تکمیل کے سچی توبہ جسے توبۃ النصوح کہتے ہیں حاصل نہیں ہوتی

"یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ توبہ کیلئے تین شرائط ہیں، بدوں ان کی تکمیل کے سچی توبہ جسے توبۃ النصوح کہتے ہیں حاصل نہیں ہوتی۔ اِن ہر سہ شرائط میں سے پہلی شرط جسے عربی زبان میں اقلاع کہتے ہیں یعنی ان خیالاتِ فاسدہ کو دور کر دیا جاوے جو ان خصائلِ ردّیہ کے محرک ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ تصوّرات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے کیونکہ حیطۂ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک فعل ایک تصوّری صورت رکھتا ہے۔ پس توبہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ ان خیالاتِ فاسد و تصوّراتِ بد کو چھوڑ دے۔ مثلاً اگر ایک شخص کسی عورت سے کوئی ناجائز تعلق رکھتا ہو تو اُسے توبہ کرنے کے لئے پہلے ضروری ہے کہ اس کی شکل کو بدصورت قرار دے اور اسکی تمام خصائلِ رذیلہ کو اپنے دل میں مستحضر کرے۔ کیونکہ جیسا کہ مَیں نے ابھی کہا ہے تصوّرات کا اثر بہت زبردست اثر ہے اور مَیں نے صوفیوں کے تذکروں میں پڑھا ہے کہ انہوں نے تصوّر کو یہاں تک پہنچایا کہ انسان کو بندر یا خنزیر کی صورت میں دیکھا۔ غرض یہ ہے کہ جیسا کوئی تصوّر کرتا ہے ویسا ہی رنگ چڑھ جاتا ہے۔ پس جو خیالات بدلذّات کا موجب سمجھے جاتے تھے ان کا قلع قمع کرے۔ یہ پہلی شرط ہے۔

دوسری شرط ندم ہے یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ ہر ایک انسان کا کانشنس اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے کہ وہ اسکو ہر برائی پر متنبہ کرتا ہے مگر بدبخت انسان اسکو معطل چھوڑ دیتا ہے۔ پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذّات عارضی اور چند روزہ ہیں اور پھر یہ بھی سوچے کہ ہر مرتبہ اس لذّت اور حظّ میں کمی ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ بڑھاپے میں آکر جبکہ قویٰ بیکار اور کمزور ہو جائیں گے آخر ان سب لذّاتِ دُنیا کو چھوڑنا ہوگا۔ پس جبکہ خود زندگی ہی میں یہ سب لذّات چھوٹ جانیوالی ہیں تو پھر انکے ارتکاب سے کیا حاصل؟ بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے اور جس میں اوّل اقلاع کا خیال پیدا ہو یعنی خیالاتِ فاسدہ و تصوّراتِ بیہودہ کا قلع قمع کرے۔ جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جائے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

تیسری شرط عزم ہے یعنی آئندہ کیلئے مصمم ارادہ کر لے کہ پھر ان بُرائیوں کی طرف رجوع نہ کریگا۔ اور جب وہ مداومت کریگا تو خدا تعالیٰ اُسے سچی توبہ کی توفیق عطا کریگا یہاں تک کہ وہ سیئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاقِ حسنہ اور افعالِ حمیدہ اسکی جگہ لے لیں گے اور یہ فتح ہے اخلاق پر۔ اِس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک وہی ہے جیسے فرمایا اِنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا" (ملفوظات جلد اوّل ۱۴۲، ۱۴۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ؛

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ امان ۱۳۴۹ ہش

قبولیتِ دُعا

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان ہی نہیں رکھتے ان کے متعلق "دعا" کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگرچہ ایسے لوگ دوسرے کی موجودگی میں رسمًا دعا میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پھر ان میں سے بعض اِس لئے بھی دعا میں شامل ہو جاتے ہیں کہ ان کے خیال میں اس طرح ایک طرح کا سکون و اطمینان پیدا ہوتا ہے اور اس طرح انسان کو فائدہ پہنچتا ہے۔ تاہم یہ درست ہے کہ دعا سے انسان کے دل کو سکون و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ مگر اسلام میں دعا کے معنی یہ ہیں کہ انسان ایک قادر مطلق وجود کے سامنے اپنی معروضات پیش کرتا ہے جس پر اس کا اعتقاد ہوتا ہے کہ وہ اس کی معروضات کو سنتا ہے اور ان کو قبول کر سکتا ہے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں ان میں سے بھی ایسے لوگ ہیں جو دعا کی قبولیت کے قائل نہیں۔ ان میں سے وہ لوگ جو طبعیات کا علم رکھتے ہیں پیش پیش ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق اللہ تعالیٰ اس پُرحکمت کارخانۂ کائنات کو چلانے کے لئے بعض قانون رکھتا ہے ان کے مطابق یہ دُنیا کا کارخانہ چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان میں اب کوئی ترمیم نہیں کرتا اس کا مطلب یہ ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ خود ہی قانون بنا کر خود ہی اس کے جال میں پھنس گیا ہے۔ ایسے لوگ یہ مانتے ہیں کہ وہ چاہے تو قانون میں ترمیم کر سکتا ہے لیکن نظام چونکہ اس کا متحمل نہیں ہو سکتا اس لئے وہ ترمیم یا اس میں کوئی فرق نہیں ڈالتا خواہ اس سے کتنی بھی درخواست کی جائے۔

اگرچہ ایسے لوگ ہر زمانہ میں ہوتے رہے ہیں اور مختلف وجوہات سے یہ اعتقاد اُن کا رہا ہے مگر موجودہ زمانہ میں جبکہ مادہ پرستی منظم طور پر برسرِ عروج آ رہی ہے یہ خیال بڑی تقویت حاصل کر چکا ہے۔ بعض دفعہ قبولیتِ دعا کے مضمرات اور اصول نہ سمجھنے سے بھی اس امر کو تقویت پہنچتی رہی ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے ایک دلیل بن جاتی ہے جو قبولیتِ دعا کے قائل نہیں۔

ہم یہ مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حتی الوسع قانونِ قدرت میں ترمیم نہیں کرتا مگر ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ نہ صرف وہ ترمیم کر سکتا ہے بلکہ وہ ایسی ترمیم ضرور کرتا ہے ورنہ نہ صرف یہ کہ اس کا قادرِ مطلق ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس کا وجود بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔

الغرض دعا کی قبولیت کا صرف یہ فائدہ نہیں ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے استمداد کر سکتا ہے اور ایسے حالات میں جب انسانی طاقت سے کوئی امر باہر ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد سے وہ کام ہو جاتا ہے بلکہ اس کا حقیقی فائدہ انسان کو جو پہنچتا ہے وہ یہ ہے کہ دعا کی قبولیت سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا ایسا ثبوت ملتا ہے جو حق الیقین کا درجہ رکھتا ہے اور جس کی بنیاد پر الٰہی معرفت کا وہ مقام حاصل ہوتا ہے جو انسان کا حقیقی مقصدِ حیات ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ وہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیا صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف اور الہام کے واسطے سے۔ اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۶۸)

اِس زمانہ میں جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر دعا کو غیر ضروری اور بے اثر سمجھتے ہیں وہ ہرگز اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے محض ان کو وہم ہے اور سُنی سُنائی بات پر یقین کر لیا ہے۔ ایسا ایمان کوئی مفید ایمان نہیں ہے۔ محض یہ مان لینا کہ خدا ہے مگر وہ اپنی ہستی کا کوئی ثبوت نہیں دیتا بلکہ محض اس کے مظاہر دیکھ کر ہی اس کو مان لینا چاہیئے محض توہمات کی باتیں ہیں۔ اس سے انسان کو کوئی فائدہ نہیں ہے اور ایسا ایمان نہ ہونے سے بھی ایک لحاظ سے بدتر ہے۔ کیونکہ اس صورت میں ذکرِ الٰہی نماز اور دوسرے دینی کام بے معنی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ دعا کی قبولیت سے جو وجودِ باری تعالیٰ کے ثبوت کو فائدہ پہنچتا ہے وہ اٹھایا جائے تاکہ انسان کے اعمالِ صالحہ میں حقیقت اور زندگی میں معنویت پیدا ہو۔

قطعات

اکڑنا جس قدر چاہو اکڑ لو
ستارے چاند سُورج بھی پکڑ لو
یہ ممکن ہے مگر ممکن نہیں ہے
کہ حق کو دامِ باطل میں جکڑ لو

شکر ہے نقلِ شیخ کر نہ سکا
زُہد کا کوئی سوانگ بھر نہ سکا
بحرِ عصیاں میں غرق ہے تنویرؔ
صورتِ شیخ شہر تر نہ سکا

جو مکّہ اور مدینہ کا خدا ہے
وہی اس شہر میں جلوہ نما ہے
ترے ابصار نے پایا نہ جس کو
مرے ابصار پر نازل ہُوا ہے

تنویرؔ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے
کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

جماعت احمدیہ کا سنگِ بنیاد رکھنے کا تاریخی دن

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔" (حضرت مسیح موعودؑ)

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۱)

۲۲ مارچ کا دن تاریخ احمدیت میں یوم مسیح موعود ہے۔ اس دن لدھیانہ کے مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چالیس مومنوں کی بیعت لے کر جماعت کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اور دوسرے لفظوں میں یہ دن یوم البیعت اور یوم الجماعۃ بھی ہے اس بیعت اولیٰ کا آغاز حضرت صوفی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ کے مکان واقعہ محلہ جدید کی ایک کچی کوٹھڑی میں ہوا۔ اور سب سے پہلے نمبر پر بیعت حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر کی۔ اس بیعت کی کیفیت کے متعلق حضرت منشی ظفر احمد صاحب کا بیان ہے کہ

"بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہوتی تھی۔ اور دعا بعد بیعت بہت لمبی فرماتے تھے۔"

۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے جماعت کی تشکیل فرمائی۔ اور ابتہال اور رقت اور سوز اور قوت یقین کے ساتھ ان چالیس مومنوں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں۔ شرائط بیعت میں سے ایک شرط یہ بھی ہے

"یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا"

یہ وہ بنیادی اہم شرط ہے جس کے لئے آپ نے فعال جماعت کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور آپ کا یہ امتیازی اور زریں کارنامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتلایا تھا۔

ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء

تیرے مقصد کی تکمیل کے لئے کئی آدمی تیری نصرت کریں گے۔ ہم ان کو آسمان سے القاء کریں گے۔

اسلام کی نازک حالت کو دیکھ کر آپ کا دل مجروح ہو رہا تھا۔ اسلام پر غیر مذاہب کی طرف سے خطرناک اور مسموم تیروں کی یورش ہو رہی تھی۔ اور آپ خدا تعالیٰ کے دربار میں اپنے جذبات کا اظہار یوں کرتے ہیں ؎

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعف دینِ مصطفےٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلمی جہاد اور آپ کی عشق و سوز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں نے اثرات دکھانے شروع کر دیئے۔ اور اس بیعت کے بعد مخالفت کا طوفان اٹھا۔ احمدیت کی بظاہر کمزور کونپل کے متعلق یہ سمجھا جا رہا تھا۔ کہ یہ چند دن کی مہمان ہے۔ اور یہ بیل منڈھے نہیں چڑھے گی۔ جماعت کو ختم کرنے کے لئے تمام کوششوں کو بروئے کار لایا گیا۔ مگر خدا کے مسیح نے پُرشوکت انداز میں پیشگوئی کی کہ

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(۲)

تاریخ احمدیت کی ورق گردانی کیجئے جماعت کا سنگ بنیاد انتہائی نازک حالات میں رکھا گیا۔ مالی لحاظ سے جماعت کی حالت نہ ہونے کے برابر مگر مخلصین کے قلوب میں انتہائی عقیدت و اطاعت ہے۔ اور ایثار کے جذبہ میں سرشار ہیں۔ ۱۸۹۲ء میں جماعت نے مطبع جاری کرنے کے لئے ۷۰۰ روپے ۲ آنے ۴ پائی چندہ لکھوایا۔ ۹۳ احباب جماعت نے چندہ لکھوایا۔ بعض احباب نے پانچ پیسے ماہوار بعض نے چار آنہ ماہوار بعض نے ایک روپیہ ماہوار صرف ایک دوست نے دس روپے ماہوار چندہ لکھوایا۔ مگر آج جماعت میں ایسے مخلصین کی تعداد موجود ہے۔ جنہوں نے سلسلہ کی مختلف مالی تحریکات میں ماہوار ہزاروں روپے پیش کئے ہیں۔ حضور کو بشارت دی گئی تھی

ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماء

چنانچہ اس وقت جماعت مالی لحاظ سے ایک کروڑ روپے سے زائد چندہ اشاعت اسلام کے لئے پیش کر رہی ہے۔

(۳)

جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء میں ہوا جس میں ۷۵ احباب جماعت شریک ہوئے اور ان کے نام تاریخ احمدیت میں مرقوم ہیں۔ مگر آج یہ تعداد ایک لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے بشارت دی تھی۔

"خدا تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا"

چنانچہ اب جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے دنیا کے کناروں سے احباب جماعت شامل ہوتے ہیں۔ کئی یورپ اور کئی امریکہ۔ افریقہ کے مختلف ممالک۔ جزائر اور ایشیائی ممالک سے عقیدت مند اس جلسہ میں آتے ہیں۔ اور اس الہام بالا کی تصدیق ہو رہی ہے۔

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس بلند و بالا مقصد کے لئے آئے اس کا ایک نمایاں پہلو آپ کی وہ عظیم تالیفات و کتب ہیں جو آپ نے حمایت اسلام اور اشاعت اسلام کے لئے تحریر کیں اور جس پر مسلمان اکابرین اور ملک کے فہمیدہ اور سنجیدہ طبقہ نے ریویو لکھے۔ اور آپ کی اس قلمی خدمت کو سراہا۔ یہ کتب کیا ہیں یہ خزائن روحانیہ ہیں۔ حضور خود فرماتے ہیں ؎

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

ان کتب کے مطالعہ سے آپ کی تبحر علمی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اور پُرشوکت انداز بیان سے روح وجد میں آجاتی ہے۔ ان کتب میں جلالی اور جمالی روح نظر آتی ہے۔ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے ہیں۔ محاسن اسلام کو موثر انداز میں تحریر کیا ہے۔ جلسہ اعظم مذاہب منعقدہ لاہور میں آپ کے لیکچر اور مضمون کے متعلق پریس نے تحریر کیا۔

"اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا۔ بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین اور مخالفین بھی سچے فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے بالا ہے۔"

جب اس مضمون بالا کی اشاعت انگریزی میں ترجمہ کے ذریعہ سے یورپ میں ہوئی۔ تو یورپین پریس نے اس پر شاندار تبصرہ کیا۔ اور اس کے عربی ترجمہ

فلسفۃ الاصول الاسلامیۃ

کی اشاعت جب عرب ممالک میں ہوئی تو خاکسار سے دمشق، بیروت اور قاہرہ کی ممتاز اور علمی شخصیتوں نے اس مضمون کی تعریف کی۔ اور یہ کتاب کئی اکابرین عرب کے پاس موجود ہے۔ مغربی مفکرین نے اس کتاب اور لیکچر کے متعلق تحریر کیا۔

"یہ کتاب عرفان الٰہی کا چشمہ ہے یہ مصنف کوئی معمولی آدمی نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کتاب اسلام کی دلکش تصویر ہے۔"

(۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ اور زندگی کا ہر ورق اور آپ کے علمی کارنامے ایمان افروز ہیں اسلام معاندین اسلام کے زبردست حملوں سے دو چار تھا۔ عیسائیت کے تبلیغی سیلاب نے مسلمانوں کو مایوس کر دیا تھا۔ عیسائی منادوں نے ایک منظم منصوبہ کے ماتحت اسلامی کیمپ پر حملہ کر رکھا تھا۔ مگر

فرمان خداوندی

حُسنِ سلوک

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۔ (النساء)

(اے لوگو) تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ اور والدین کے ساتھ رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو (میں بیٹھنے) والے لوگوں اور مسافروں سے حسنِ سلوک سے پیش آیا کرو۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

بانی احمدیت نے عیسائیت پر ایسی کاری ضرب لگائی ہے۔ اور ایسا لٹریچر شائع فرمایا جو ان کے بنیادی عقائد پر اثر انداز ہوتا ہے۔ آپ نے قبر مسیح کا انکشاف کرکے عیسائیت کے جادو کو ناکام کر دیا۔ اب عیسائیوں کے مذہبی سکالرز نے کافی تحقیق کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آسمان پر جانے کی آیات انجیل کے متن سے خارج کر دی ہیں۔ آپ نے کئی علمی نظریات پیش کئے۔ جن کی تصدیق آج بعض علماء کر رہے ہیں۔ علامہ نیاز فتح پوری تحریر کرتے ہیں:۔

"بانی احمدیت کے متعلق میرا مطالعہ ہنوز تشنۂ تکمیل ہے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ مرزا صاحب کی سیرت ان کی تعلیمات ان کی دعوت و اصلاح ان کے تفہیمات قرآنیہ ان کے عقائدی نظریے اور ان کے تمام علمی کارناموں کو سمجھنے کے لئے کتنا زمانہ درکار ہوگا۔ کیونکہ ان کی وسعت و ہمہ گیری کا مطالعہ قلزم آشامی چاہتا ہے۔ اور یہ شاید میرے بس کی بات نہیں۔ تاہم اگر اس وقت کے تمام تاثرات کو اختصار سے بیان کرنے پر مجبور کیا جائے۔ تو میں بلا تکلف کہہ دونگا کہ وہ بڑے غیر معمولی عزم و استقلال کا صاحب فراست و بصیرت انسان تھا جو ایک خاص باطنی قوت اپنے ساتھ لایا تھا۔ اور اس کا دعوئے تجدید و مہدویت کوئی بادر ہوا بات نہ تھی۔"

—— (۶) ——

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۹۰۵ء کے اختتام پر الہاماً بتایا گیا۔ کہ آپ کی وفات کا وقت قریب ہے۔ جس کی بناء پر حضور نے جماعت کو نصائح کرتے ہوئے ایک رسالہ الوصیت تحریر فرمایا جس میں آپ نے کئی نصائح اور وعظ کرنے کے علاوہ جماعت میں قیام خلافت کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

اس تحریر بالا میں حضور علیہ السلام نے اپنی وفات کے بعد خلافت کو دوسری قدرت قرار دیا ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہی ہے کہ قدرت ثانیہ نے حضور کے وصال کے بعد ہی ظاہر ہونا تھا۔ اور اسے خلافت کے سوا اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔

آج جماعت احمدیہ میں تنظیم جذبہ اور اتحاد صرف خلافت کی برکات سے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یقیناً یاد رکھو کہ یہ سلسلہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ اگر یہ سلسلہ قائم نہ ہوتا تو دنیا میں نصرانیت پھیل جاتی ... یہ سلسلہ کسی کے ہاتھ اور طاقت سے نابود نہ ہوگا۔ یہ ضرور بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور خدا کی بڑی بڑی برکتیں اور فضل اس پر ہونگے"
(الحکم ۱۹۰۲ء)

—— (۷) ——

دنیا میں ہمیشہ اہل علم فکر اور نظر کی رائے ہی وزنی ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ ان کی رائے گہرے غور و خوض کا نتیجہ اور مبنی بر حقائق ہوا کرتی ہے۔ بانی احمدیت کا تعارف اور آپ کی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبان سے چند فقرات پر مشتمل اختصاراً آیا ہے۔

- وہ شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔
- وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا اور آواز حشر تھی
- جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔
- جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں
- مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے
- اس لٹریچر کی قدر و عظمت ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔
- اس میں کلام نہیں کہ مختلف مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں بہت مخصوص قابلیت تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ ہی میں بے موسم جاؤں گا۔

یہ مضمون اپنے مشمولات کے لحاظ سے وسیع اور طویل ہے۔ تنگ دامانی قرطاس کا خیال کرتے ہوئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

- حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:۔

"امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی"
(افسر امانت تحریک جدید)

لجنہ اماء اللہ جامعہ نصرت ربوہ میں

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کا اہم خطاب

ماہ رواں میں لجنہ جامعہ نصرت ربوہ کے زیر انتظام تعلیم القرآن کے تحت ایک ضروری جلسہ زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد محترمہ بیگم بشیر صاحبہ لیکچرار اسلامیات۔ آنسہ امۃ الحکیم لئیقہ صاحبہ بی۔اے سال دوم۔ آنسہ انیسہ ودود بی۔اے سال اول اور خاکسار نے علی الترتیب "قرآن ایک مکمل شریعت ہے۔" "قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں"۔ "قرآن کے شیریں ثمرات" اور "قرآن مجید کے فضائل و امتیازات" عنوانات پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

آخر میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے ممبرات لجنہ جامعہ نصرت کو بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا اس اجلاس کی غرض یہ ہے کہ ہماری بچیوں کے دلوں میں قرآن مجید کی عزت اور اس پر عمل کا شوق پیدا ہو۔ اعمال صالحہ کی طرف توجہ دلانا اور نفوس کو پاک کرنا ہر نبی کی غرض تھی۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ بہت سے ذہنوں میں یہ چیز نشوونما پا چکی ہے کہ قرآن مجید کا سمجھنا بہت مشکل ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ ہم نے اسے تمہارے لئے آسان بنایا ہے۔ عمل کے لحاظ سے بھی اور غور و فکر کرنے اور یاد کرنے کے لحاظ سے بھی۔ اس کا کوئی حکم انسانی فطرت کے خلاف نہیں۔

اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید کا علم اور اس کی سمجھ انہیں لوگوں کو دی جاتی ہے جو پاک دل ہوں یعنی قرآن مجید کے پردے وہی اٹھا سکتا ہے۔ جو متقی ہو۔ جیسا کہ اللہ فرماتا ہے

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خیرکم من تعلم القرآن

پھر فرمایا قرآن پڑھنے اور پڑھانے والے عزت پائیں گے۔ پس ہمارا کام صرف رٹنا نہ ہو بلکہ یہ نیت ہو کہ علوم سمجھیں ہیں۔ جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے باز رہنا ہے تب ہماری زندگیاں قرآن کے مطابق ڈھل سکتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کی تعلیم پر بہت ہی زور دیا ہے فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے ضروری تعلیم قرآن ہے۔ پس تم قرآن کو مہجور نہ چھوڑو جو قرآن کو عزت دیں گے وہی آسمان پر عزت پائیں گے۔"

آخر میں آپ نے فرمایا کہ جس طرح لجنہ اماء اللہ کسی مستحق کو کپڑے بنا کر دینا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ کسی کی نقدی سے مدد کرتی ہے۔ اسی طرح میں لجنہ جامعہ نصرت کی عہدیداران کو اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہوں کہ وہ کالج کی تمام طالبات کا جائزہ لیں۔ کہ آیا ہر بچی کے پاس تفسیر صغیر ہے یا نہیں۔ اور جو طالبات باوجود شوق رکھنے کے خریدنے کی استطاعت نہیں نہیں رکھتیں۔ لجنہ جامعہ نصرت اپنے فنڈ میں سے خرید کر دے۔ اگر وہ نصف قیمت ادا کر سکیں تو بھی اور اگر وہ بالکل نہ دے سکیں تو بھی ان کو ضرور مہیا کر کے دیں۔ نیز آپ نے فرمایا میں خود وعدہ کرتی ہوں کہ میں ذاتی طور پر بھی مستحق طالبات کو تفسیر مہیا کر کے دونگی۔ یہ امر اس لئے بھی ضروری ہے۔ تا کوئی طالبہ صرف اس لئے تفسیر قرآن کے علم سے محروم نہ رہ جائے کہ اس کے پاس تفسیر نہ تھی۔ پس میں امید کرتی ہوں کہ جلد سے جلد محترمہ پرنسپل صاحبہ اور متعلقہ سٹاف اس امر کی طرف توجہ دیں گے۔

اس کے بعد آپ نے سترہ آیات کی سندات طالبات سٹاف اور پرنسپل صاحبہ کو عنایت فرمائیں۔ دعا کے بعد اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(سیکرٹری لجنہ جامعہ نصرت ربوہ)

درخواستِ دُعا

مکرم محمد انور ہاشمی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ملتان کے والد مکرم سید محمد منیر شاہ صاحب ہاشمی ایبٹ آباد میں بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین

صدقہ وخیرات خدا تعالیٰ کے غضب سے بچاتے ہیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

سکھ مذہب میں خدا تعالیٰ کے جبّار اور قہّار ہونے کا تصوّر

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

(قسط نمبر ۲)

گورباتی میں مرقوم ہے کہ:۔

سکل سمگری تیرے سوتر دھاری
تم تے ہوئے سو آگیا کاری
(گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۶۸)

یعنی:۔

سبھ سے دے اتار جیت اپارئیے
اکت سوت پروتے جوت سنجاریئے
(وار گوجری محلہ ۵ صفحہ ۵۱۸)

یاد رہے کہ لغات میں بھی ناتھ کے معنے نکیل ڈالنے والا۔ قابو میں رکھنے والا اور رسی سے جکڑ کر رکھنے والا بیان کئے گئے ہیں۔ ملاحظہ ہو مہان کوش صفحہ ۲۰۷۹۔ اور لغات میں جبار کے معنے بھی یہی ہیں۔ (ملاحظہ ہو قاموس المحیط المنجد وغیرہ) اک سکھ ودوان جی نے لکھا ہے کہ:۔

”پابندی منتا۔ نیم بدھ ہونا سب ڈر ہی ہے کہ ایسے ڈر بے جیون۔ تاد امنڈل تے قدرت دے سب پربندھ نوں قائم رکھیا ہویا ہے۔“
رسالہ سنت سپاہی اگست ۱۹۵۷ء

جوڑن ہار

جبار لفظ کے معنے ہڈیوں کے جوڑنے والا کے بھی ہیں۔ (ملاحظہ ہو قاموس المحیط جلد اول صفحہ ۳۸۳)

گورو گرنتھ صاحب میں اللہ تعالیٰ کو ”جوڑن ہار“ اور ”توڑ گانڈھن ہار“ کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

جوڑن ہارو سدا اننتا
اوہ کہیئے کس ماہی
(گوڑی کبیر صفحہ ۳۴۳)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ
لکڑی سو تھان جوڑن ہارے جوڑیا
وار گوجری سلوک محلہ ۵ صفحہ ۵۱۹

اس سلسلہ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ:۔
نانک اک سری دھر ناتھ
جے ٹوٹے لیہے ساتھ
(پچھنے محلہ ۵ صفحہ ۱۳۶۳)

گورو گرنتھ صاحب میں اللہ تعالیٰ کو ”توڑی گانڈھن ہار“ کا نام بھی دیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

سوئیوں لبرے جے بجھتے کا ڈھے
جنم جنم کا ٹوٹا گانڈھے
(گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۹۰)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

توڑی گانڈھن ہار گوپال
سرب جیاں آپے پرت پال
(گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۸۲)

پس جب یہ حقیقت ہے کہ عربی زبان میں جبار کے معنے ہڈیوں کو جوڑنے والا کے بھی ہیں اور خود گورو گرنتھ صاحب میں اللہ تعالیٰ کو ”جوڑن ہار“ اور ”توڑی گانڈھنے والا“ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے تو کون یہ کہہ سکتا ہے کہ سکھ مذہب میں اللہ تعالیٰ کو جبار تسلیم نہیں کیا گیا۔ جبکہ معنوی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کو ایسے نام دئے گئے ہیں جو جبار کا مفہوم لئے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کے بعد بھی اسبات پر مصر رہے کہ سکھ مذہب میں خدا تعالیٰ کو جبار تسلیم نہیں کیا گیا۔ تو یہ بات اس کے عدم علم پر دلالت کرے گا ہم مسلمان نماز کے وقت دو سجدوں کے درمیان جو دعا مانگتے ہیں۔ ان میں ”واجبرنی“ کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ اس کے معنے بھی یہی ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ ہمیں ساتھ جوڑ لے۔ یعنی ہمارا تیرے ساتھ ایسا تعلق قائم ہو جائے جس میں کہ پھر کوئی رخنہ نہ پیدا ہو سکے۔ ورنہ اس کے یہ معنے ہرگز نہیں کہ ہم پر جبر کر کے ہمیں تباہ و برباد کر دے

اللہ تعالیٰ مضل بھی ہے

یہ درست ہے کہ اسلام کے نزدیک اللہ تعالیٰ مضل بھی ہے اور ہادی بھی جس کے معنے یہ ہیں کہ ہدایت اور گمراہی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور وہ جسے چاہتا ہے ہدایت یافتہ قرار دے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہرا دیتا ہے یعنی نہ تو انسان اپنے زور سے ہدایت حاصل کر سکتا ہے اور نہ گمراہی سے بچ سکتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ:۔

ومن یھدی اللہ فمالہ من مضل
(سورۃ الزمر ع ۴ پ ۲۴)
من یضلل اللہ فمالہ من ھاد۔
(سورۃ زمر ع ۳ پ ۲۴)

قرآن شریف میں تو یہ بات بھی وضاحت سے بیان کر دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ فاسقوں اور فاجروں کو ہی گمراہ قرار دیا کرتا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

وما یضل بہ الا الفسقین
(سورۃ بقرہ)

پس یہ درست ہے کہ اسلام کا خدا مضل بھی ہے۔ مگر وہ فاسقوں اور فاجروں کو ہی گمراہ قرار دیا کرتا ہے۔

سردار گورمیت سنگھ جی نے بڑے زور سے یہ بات بیان کی ہے کہ سکھ گورو صاحبان نے اللہ تعالیٰ کا مضل نام ترک کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی یہ بات بھی ان کے عدم تدبر پر دلالت کرتی ہے ورنہ خود دوسری گورو نانک جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

آپ بھلاوے آپے مت دیوے
گوڑی محلہ ۱ صفحہ ۲۲۴

ایک اور مقام پر گورو جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

جسے دکھالاں واٹڑی تسے بھلاوے کون
جسے بھلائی پندھ سرتے دکھاوے کون
(وار رام کلی محلہ ۱ صفحہ ۹۵۲)

گورو نانک جی کے ان دونوں اقوال کو مدنظر رکھ کر جن میں کہ قرآن مجید کا نظریہ ہی اپنایا گیا ہے۔ کون یہ کہہ سکتا ہے کہ گورو جی اللہ تعالیٰ کو ہادی اور مضل تسلیم نہیں کرتے تھے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ گورو جی کے یہ دونوں فرمان قرآن مجید کی آیات کا ہی ترجمہ ہیں۔ کیونکہ ان میں وہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ جو قرآن مجید کی آیات میں مذکور ہے۔

گورو جی نے یہ فرمایا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ راستہ دکھا دے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ قرار دیدے اسے کوئی بھی صحیح راستہ پر گامزن نہیں کر سکتا اور یہ دونوں باتیں اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ”ہادی“ اور ”مضل“ سے ہی تعلق رکھتی ہیں اس صورت میں سردار گورمیت سنگھ جی کا یہ بیان کرنا کہ سکھ مذہب میں اللہ تعالیٰ کو ”مضل“ تسلیم نہیں کیا گیا۔ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ جو ان کے اپنے عدم علم پر دلالت کرتا ہے۔ گورو نانک جی اللہ تعالیٰ کو مضل بھی تسلیم کرتے تھے جیسا کہ ان کے بیان کردہ مندرجہ بالا اقوال سے ثابت ہے۔

گورو گوبند سنگھ جی نے تو یہ بات بھی بالصراحت بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ حق کے دشمنوں پر اپنا غضب بھی نازل کیا کرتا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

عجائب بھوتے غضائب غنیمے
ہری رنگ کرمی رنگ کریم الکریمے
(دسم گرنتھ صفحہ ۱)

سکھ ودوانوں نے گورو جی کے اس قول میں استعمال شدہ الفاظ ”غضائب غنیمے“ کے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ:۔

۱۔ ”دشٹاں پر غضب کرنے والا“
(نت نیم مترجم صفحہ ۲۷۳ مترجم گیانی شیر سنگھ)
۲۔ ”غنیماں پر غضب کنندہ“ (گوربت سدھاکر)
۳۔ ”دشمناں اُتے غضب کرو دھر ڈھان والا“
(دسم گرنتھ ٹیک صفحہ ۱۶)

گورو صاحب نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ:۔
۱۔ دُشٹن کی پرت پال کرے نت سنت اُبار غنیمن گارے
(دسم گرنتھ صفحہ ۱۳)
۲۔ داہنے ہے دکھ دوکھن کو دل دُجن کے پل میں دل ڈارے
(دسم گرنتھ صفحہ ۱۳)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ مظلوموں کی حفاظت کرتا ہے۔ اور نیکو کاروں کو ابھارتا ہے اور حق کے دشمنوں کو غارت کرتا ہے اور انہیں مسل ڈالتا ہے۔

سری دسم گرنتھ سے تو اس امر کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے دشمنوں کی ہلاکت کی دعائیں بھی کی ہیں اور گورو صاحب کی وہ دعائیں آج سکھ دنیا کے نت نیم میں داخل ہیں اور سکھ لوگ اپنی روزمرہ کی عبادت میں ان دعاؤں کو پڑھتے ہیں۔ گورو صاحب موصوف نے اپنے رب العزت کے حضور یہ دعا کی ہے کہ:۔

آپن جان مجھے پرت پرئیے
چن چن شترو ہمارے مرئیے
... ...
داس جان دے ہاتھ ابارو
ہمرے سب بیرین سنگھارو
(دسم گرنتھ صفحہ ۲۷۹)

(باقی)

درخواست ہائے دُعا

میرے بڑے بھائی مکرم مولوی حکیم محمد عبد الصمد صاحب حیدرآباد دکن سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے نیز بھائی عبد السلام صاحب بھی آجکل سخت بیمار ہیں۔ جملہ احباب کرام اور بزرگوں سے دونوں کی صحت کاملہ عاجلہ کے دعا کی درخواست ہے
(شیخ محمود احمد سعید مولوی فاضل واقف زندگی ربوہ)

۲۔ خاکسار کی بہن امسال میٹرک کا امتحان دے رہی ہے نیز خاکسار عرصہ سے بیمار ہے دعا کی درخواست ہے۔
علیم الدین قمر چک ۱۱/۳۳ بوساطہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۹۳۱

میں امۃ الباسط بنت ملک سیف الرحمن صاحب قوم اعوان پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد ہے جو اس وقت ۲۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ:- امۃ الباسط ربوہ
گواہ شد:- ملک سیف الرحمن مفتی سلسلہ احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد:- سید شمس الحق کارکن افتاء ربوہ

مسل نمبر ۱۹۹۳۲

میں حلیمہ طاہرہ زوجہ چوہدری عبد السمیع خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ... --- ۱۰۰۰ روپیہ
۲- زیورات طلائی وزنی ۷۵-۳ ۱۱۵ "
۷ تولے مالیتی
۳- ایک عدد سلائی مشین " --- ۱۷۵ "

کل میزان ۷۵ --- ۲۸ ۲۳ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- حلیمہ طاہرہ محلہ دار الصدر شرقی ربوہ
گواہ شد:- عبد المومن خان والد موصیہ محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ
گواہ شد:- عبد السمیع خان خاوند موصیہ ٹیچر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول ربوہ

مسل نمبر ۱۹۹۳۳

میں جنت بی بی زوجہ مہر دین صاحب مرحوم قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر ... --- ۱۰۰ روپے
۲- نقد ... --- ۵۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- جنت بی بی کھاریاں ضلع گجرات
گواہ شد:- بشارت احمد پسر موصیہ کھاریاں۔ ضلع گجرات
گواہ شد:- محمد عبد اللہ امیر جماعت احمدیہ کھاریاں، ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۱۹۹۳۴

میں سعیدہ خانم زوجہ بشیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ اپریل ۱۹۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند ... --- ۵۰۰ روپے
۲- زیورات طلائی وزنی
۴ تولے مالیتی ... --- ۶۰۰ "
۳- ایک گھڑی کلائی " ... --- ۱۲۵

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- سعیدہ خانم ہ/ر نور داد صاحب دکاندار مین بازار کھاریاں ضلع گجرات۔
گواہ شد:- نور داد سیکرٹری وصایا کھاریاں۔ ضلع گجرات
گواہ شد:- محمد عبد اللہ امیر جماعت احمدیہ کھاریاں۔ ضلع گجرات

مسل نمبر ۱۹۹۳۵

میں مرزا نصیر احمد طارق ولد مرزا منیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ فوجی ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جہلم پوسٹ بکس نمبر ۱۸ ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:- مرزا نصیر احمد طارق جہلم
گواہ شد:- مرزا منیر احمد پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ جہلم
گواہ شد:- سید سجاد احمد سیکرٹری مال پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ جہلم۔

مسل نمبر ۱۹۹۳۶

میں نواب بی بی بیوہ برکت علی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن جڑانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر وصول شدہ ۲۵-۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- نواب بی بی محلہ منڈی گلی نمبر ۱۰ ٹاؤن روڈ۔ جڑانوالہ۔ ضلع لائلپور۔
گواہ شد:- عطا محمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ جڑانوالہ محلہ منڈی ٹاؤن روڈ گلی نمبر ۱۰ ضلع لائلپور۔
گواہ شد:- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۹۹۳۷

میں شیخ محمد یعقوب ولد شیخ رحمت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ عمر ۷۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جناح کالونی ۲۹۲ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۱/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۰۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- محمد یعقوب جناح کالونی ۲۹۲ لائلپور۔
گواہ شد:- شیخ عبد العزیز والد موصی دار البرکات گلی نمبر ۲ دھوبی گھاٹ لائلپور۔
گواہ شد:- شیخ عبد المجید ماڈل ٹاؤن بی گلی نمبر ۱۴۔ مکان نمبر ۲۲۱ لائلپور

تبخیر معدہ، پریشانی، خوف، وہم کی کامیاب علاج گاہ۔ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۲۴ / گول کچہری بازار لائلپور

مجلس اطفال الاحمدیہ کا پروگرام

۱۔ جہاں تین احمدی بچے ہوں۔ وہاں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم کی جائے۔ کسی خادم کو ناظم اطفال اور اطفال کو سیکرٹری مقرر کیا جائے۔ نیز اطفال کی فہرست مرکز کو بھیجی جائے۔

۲۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کی کارگزاری کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوائی جائے۔

۳۔ امتحانات :- (۱) ستارہ اطفال (۲) ہلال اطفال (۳) قمر اطفال اور (۴) بدر اطفال ہر سال مئی کے مہینہ میں ہوتے ہیں۔ ہر طفل کے لئے ضروری ہے کہ وہ چاروں امتحانات باری باری پاس کرے۔ ان کا مکمل ہو رہی نصاب "کامیابی کی راہیں" صرف دو روپے میں مرکز سے حاصل کر کے بچوں کو روزانہ پڑھائیں۔

۴۔ چھ ماہ میں ایک بار "یوم والدین" کا جلسہ ہونا چاہیئے۔ جس میں اطفال کے ساتھ ماں باپ بھی شامل ہوں۔

۵۔ ہر سہ ماہی میں ایک بار علمی اور ورزشی مقابلے ہونے چاہئیں۔ جس کے لئے تیاری روزانہ کی جائے۔

۶۔ سال میں ایک تربیتی کلاس اور اجتماع ہر مجلس کروائے اور مرکزی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ اطفال شامل ہوں۔

۷۔ اطفال ہر ماہ چندہ مجلس ادا کریں۔ پرائمری والے اطفال پانچ پیسے ماہوار
مڈل " " دس " "
میٹرک " " پندرہ " "

کل چندہ کا ½ حصہ مرکز کو بھیجا جائے اور باقی ½ حصہ مقامی اطفال کی تعلیم و تربیت کے لئے خرچ کر کے حساب رکھا جائے۔

۸۔ بچوں کا دلچسپ رسالہ "تشحیذ الاذہان" ہر ماہ ربوہ سے شائع ہوتا ہے اطفال نہ صرف اس کے خریدار بنیں بلکہ مضامین، نظمیں، لطیفے اور کہانیاں لکھ کر اس میں شائع کروائیں۔

۹۔ مندرجہ بالا پروگراموں پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کے لئے ہر سال "عشرہ اطفال" منایا جائے۔ اور جائزہ لیا جائے کہ ان پروگراموں کے نتیجہ میں احمدی بچوں میں کہاں تک چستی، جرأت، سچائی، نماز باجماعت، دیانتداری، اطاعت اور محنت وغیرہ

اچھی اچھی عادتیں راسخ ہوئی ہیں اور اگلے سال کے لئے بہتر پروگرام تجویز کر کے اس پر عمل کیا جائے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضا

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ۔ ای۔ اے۔ سی (ایمن بازدگلی ۶ طارق آباد لائلپور) نے درخواست دی ہے کہ میرے والد چوہدری بوٹے خان صاحب ۱۲/۲ تاریخ ۶۹ کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ ۲۵ بلاک ۵ واقع محلہ دار الیمن ربوہ اراضی تعدادی ایک کنال الاٹ ہے۔ مذکورہ اراضی در اصل میری ہے۔ کیونکہ اس کی قیمت میں نے ادا کی تھی۔ محض اعزازی طور پر الاٹمنٹ میں والد صاحب کا نام درج کروایا گیا تھا۔ اراضی مذکورہ کی قیمت میں نے ملک برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد کے ذریعہ جمع کروائی تھی۔ لہذا ملک صاحب کو علم ہے کہ یہ اراضی میری رقم سے خریدی گئی تھی۔ لہذا استدعا ہے کہ اراضی مذکور میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ تین ماہ قبل مستری محمد دین صاحب کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ ہسپتال میں داخل ہیں حالت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کو جلد سے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(خاکسار، عبد الرحمٰن باغبانپورہ لاہور)

۲۔ میرے بڑے بیٹے جاوید کوثر پائیلٹ آفیسر کی صحت و زندگی اور کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بیگم نذیر الحق ایبٹ آباد)

اعلان

احباب کی سہولت کے لئے ربوہ میں جائداد کی خرید و فروخت، تعمیر و مرمت اور مکانات دکانات رہن رکھنے یا کرایہ پر دینے یا حاصل کرنے کیلئے فریقین کی اعانت اور سہولت کے مد نظر ایم۔ احمد پراپرٹی ڈیلر کو نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ سے کاروبار کی باقاعدہ اجازت ہے۔ احباب حسب منشاء استفادہ کریں۔

منیجر ایم احمد پراپرٹی ڈیلر احمت بازار ربوہ

مکمل تفسیر القرآن انگریزی

ایک جلد میں ۱۹۲۴ صفحات

عمدہ کاغذ	رعایتی قیمت	۳۰ روپے
کرنافلی کاغذ	"	۱۶ "
کرنافلی کاغذ طلبا کے لئے خاص رعایت		۱۲ "

ملنے کا پتہ :- اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن ربوہ

مزروعہ اراضی برائے فروخت

چھ مربعے اراضی قابل کاشت ملکیتی والا خود قابل فروخت ہے۔ راجن پور شہر سے چار میل دور موضع پتی کلاں میں بر لب نہر واقع ہے۔ انتقال ہو چکا ہے۔ ضرورت مند احباب بعد ملاحظہ موقع بالمشافہ گفتگو فرمائیں۔ تفصیلات بذریعہ ڈاک معلوم کی جا سکتی ہے۔

میاں اقبال احمد ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مقامی عنایت منزل راجن پور شہر۔ ضلع ڈیرہ غازیخان

ہر قسم کی ہومیوپیتھک و بایو کیمک ادویات ہومیوپیتھی کے متعلق یورپ، پاکستان اور بھارت کے مایہ ناز ڈاکٹروں کی تالیفات اور دیگر متعلقہ سامان مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ کو یاد رکھیں

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

اعلان نکاح

میرے دوست چوہدری محمود احمد صاحب جاوید چیمہ چک ۲۴۳ ضلع بہاولپور کا نکاح محترم و مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم نے بعوض ۵۰۰۰ روپے حق مہر بشریٰ بیگم بنت عبد اللہ خان صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودہا سے مورخہ ۲۳ امان کو پڑھا۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ (چوہدری محمود احمد سیکرٹری مال ۔ ٹنڈو محمد خان)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مجھے ۵ مارچ سنہ ۷۰ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام سلیم اللہ رکھا گیا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے خادم دین اور نیک بنائے اور لمبی عمر دے۔ آمین۔ (چوہدری حمید اللہ کاہلوں آکسفورڈ)

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کیلئے دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس نو تولہ سولہ روپے ۱۶/-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم بیرونی دلائل کا محتاج نہیں وہ خود ہی دعاوی کے دلائل بھی دیتا ہے

یہ اس لئے کہ بنی نوع انسان اس کے احکام پر عمل ایک چٹی اور بوجھ سمجھکر نہ کریں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

پھر قرآن کریم اس لحاظ سے بھی کتاب مبین ہے کہ وہ اپنے دعاوی کے ثبوت کے لئے بیرونی دلائل کا محتاج نہیں۔ بلکہ وہ خود ہی اپنے دعاوی کے دلائل بھی مہیا کرتا ہے۔ برخلاف دوسری الہامی کتابوں کے کہ وہ دعوے تو کرتی ہیں مگر انکے دلائل نہیں دیتیں۔ چنانچہ تورات کو شروع سے لے کر آخر تک پڑھ جاؤ۔ انجیل کو پڑھ جاؤ۔ وید کو پڑھ جاؤ۔ بس یہ معلوم ہوگا کہ فرض کر لیا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو سب دنیا مانتی ہے۔ اور اس کی ذات میں شک کی گنجائش نہیں۔ اس کی صفات کے متعلق اس قدر قلیل روشنی ڈالی گئی ہے کہ انسانی نفس اس سے قطعاً تسلی نہیں پا سکتا۔ زیادہ سے زیادہ اگر کچھ بیان ہوا ہے۔ تو معجزات پر انحصار کر لیا گیا ہے۔ اور اس طرح اس اصل الاصول کو جو ہر مذہب کی بنیاد ہے بالکل مہمل چھوڑ دیا گیا ہے۔ ان کے مقابلہ پر قرآن کریم کو دیکھو وہ نہ صرف اللہ تعالےٰ کے وجود کو پیش کرتا ہے بلکہ اس کا ثبوت بھی دیتا ہے اور نہ صرف اس کا ثبوت دیتا ہے بلکہ اس کی سب صفات کا ثبوت دیتا ہے۔ اور اس طرح وہ ایک نیا اصل دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے جو یہ ہے کہ جس قدر صفاتِ الٰہیہ بندہ سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ ان کا الگ ثبوت بھی ضروری ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ کا وجود تو ثابت ہوگا مگر اس کی صفات کا وجود ثابت نہ ہوگا۔ اس بارہ میں مثال کے طور پر یہ آیت لے لو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۔ (انعام آیت ۱۰۴) یعنی اللہ تعالےٰ کی ذات ایسی ہے کہ انسانی نظریں اس تک نہیں پہنچ سکتیں۔ جہاں خود انسان کی نظریں نہیں پہنچ [illegible] طاقت اور قوت کے اظہار سے اور اپنی صفات کے جلوہ سے اپنا وجود اس پر ظاہر کرتا ہے۔ اور وہ بڑا لطیف اور خبیر ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا ہے کہ اس کا نظر نہ آنا اس کے وجود کے منافی نہیں۔ کیونکہ یہ اس کی صفات میں سے ہے کہ وہ نظر نہیں آتا لیکن وہ خود اپنے نشانات کے ذریعہ سے اپنے آپکو ظاہر کرتا ہے۔ اور بندوں کی نگہداشت رکھتا ہے۔ اور ان کی تمام جسمانی اور روحانی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ اور یہ اس امر کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ ہے لیکن لطیف۔ گویا اللہ تعالےٰ کی بعض صفات جوڑے کی حیثیت رکھتی ہیں اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ہی اسکے وجود کو ظاہر کرتی ہیں۔ مثلاً خبردار رہنا اور مادہ نے اسے ادنےٰ تغیر کو بھی غائب نہ ہونے دینا یہ کام ایک لطیف ہستی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ یعنی ایسی ہستی کے بغیر جو موجودات کے ہر ذرہ سے ایک کامل اتصال رکھتی ہو۔ پس خبیر کی صفت لطیف کے لئے بمنزلہ جوڑے کے ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے اس کا بھی ظہور ہوتا ہے۔ یا ان دونوں کا آپس میں روح اور جسم کا تعلق ہے کہ ایک نہ ہو تو دوسری صفت بھی ثابت نہیں ہوتی۔ اور دوسری نہ ہو تو پہلی صفت بھی ثابت نہیں۔ اگر خبیر کی صفت وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ سے ثابت نہ ہوتی تو لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ بھی ثابت نہ ہوتا بلکہ عدم ثابت ہوتا۔ اس کے مقابلہ میں اگر لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ثابت نہ ہوتا۔ یعنی اس کا لطیف ہونا تو خبیر کی صفت بھی نہیں رہ سکتی تھی۔ کیونکہ جو وجود کامل اتصال نہیں رکھتا۔ وہ خبیر بھی نہیں ہو سکتا۔ غرض قرآن کریم اس لحاظ سے بھی مبین ہے کہ اس نے صرف دعوے کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ وہ جو کچھ کہتا ہے اس کے دلائل بھی دیتا ہے۔ تا کہ بنی نوع انسان اس کے احکام پر عمل صرف ایک چٹی اور بوجھ سمجھ کر نہ کریں بلکہ بشاشت اور یقین کے ساتھ کریں کہ انہیں جو کچھ کہا گیا ہے ان کے اپنے فائدہ اور ترقی کے لئے کہا گیا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۲۳۸ و ۲۳۹)

تحریکِ جدید دفتر سوم اور خدام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے مورخہ ۲۲ شہادت ۱۳۴۵ ہش (اپریل ۱۹۶۶ء) کو تحریک جدید دفتر سوم کا اجرا فرما کر نئے احمدی احباب اور نئی نسل کے لئے تحریک جدید کے جہاد میں شریک ہونے اور حصول ثواب کے بیش از بیش مواقع فراہم فرمائے۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ نے دفتر سوم کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تمام جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ دوست جانتے ہیں کہ جہاں ہر سال خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت بڑھتی ہے اور نئے احمدی ہوتے ہیں۔ وہاں ہزاروں احمدی ایسے بھی ہوتے ہیں جو نئے نئے کمانا شروع کرتے ہیں۔ یہ ہماری نئی پود ہے۔ اور ان کی تعداد کافی ہے۔ کیونکہ بچے جوان ہوتے ہیں تعلیم پاتے ہیں۔ اور پھر کمانا شروع کرتے ہیں۔ اور باہر سے بھی ہزاروں کمانے والے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں اس طرح ہمیں کافی احمدی مل سکتے ہیں جو دفتر سوم میں شامل ہوں۔"

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کے عہدہ داروں کے لئے لازم ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا مندرجہ بالا ارشاد مبارک ہمیشہ ان کے پیش نظر رہے۔ اور کسی مجلس کا کوئی خادم تحریک جدید کے عظیم الشان جہاد میں شریک ہونے سے محروم نہ رہے۔ (مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہِ شفقت ۲۰ امان ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۷۰ء کو عصر کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں خاکسار کی بیٹی عزیزہ جمیلہ بشریٰ سیفی کا نکاح خاکسار کے بھانجے عزیز سلیمان احمد صاحب طاہر ابن چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر کراچی سے دس ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر طرح مبارک کرے آمین (نسیم سیفی وکیل التعلیم تحریک جدید)

مجلس مشاورت کے موقعہ پر چندہ تحریک جدید ہمراہ لیتے آئیں

عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے کہ سال کی آخری تاریخ یعنی ۳۰ شہادت (۳۰ اپریل ۱۹۷۰ء) کا انتظار کرنے کی بجائے وہ کوشش فرمائیں کہ اپنی جماعت کا ہر قسم کا چندہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر مرکز میں پہنچ کر داخل خزانہ کروا دیں۔ اس طرح ایک تو بقایا داری کے داغ سے جماعتیں محفوظ رہیں گی۔ دوسرے تبلیغ اسلام کا کام بہتر طریق سے انجام پائے گا۔

مکرر عرض ہے کہ مشاورت کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ رقم داخل خزانہ کروانے کا خاص اہتمام فرمایا جائے۔ اللہ تعالےٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

-۰ مکرم برادرم لیفٹیننٹ عمر امجد صاحب (پاکستان نیوی) عرصہ سے بیمار رہے۔ اب اللہ تعالےٰ نے انہیں شفا عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

-۰ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد السمیع صاحب آف کویت اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد اعظم ملک انچارج ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ)

-۰ بزرگوار جمعدار نعمت اللہ خان صاحب مال مانسہرہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار نور اسلام کارکن دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

— رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ —